سیّد المرسلین ﷺ کے فضائل، صفات اور خصائل

پروفیسر نور بخش توکلی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سال بڑی محنت سے احادیث و آثار وکتب تفسیر و شرح حدیث اور فی خصائص الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف فرمائی۔ جن میں ہزار سے زائد خصائص مذکور ہیں۔

یہ خصائص چار قسم کے ہیں۔ اول وہ واجبات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختص ہیں۔ مثلاً نمازِ تہجد دوم وہ احکام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پر حرام ہیں۔ دوسروں پر نہیں۔ مثلاً تحریم زکوٰۃ' سوم وہ مباحات جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مختص ہیں۔ مثلاً نماز بعد عصر' چہارم وہ فضائل وکرامات جو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص ہیں۔ یہاں صرف قسم چہارم میں سے بعض خصائص ذکر کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور سب سے آخر میں دنیا میں بھیجا۔

عالم ارواح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا اور اسی عالم میں دیگر انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی روحوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ انور سے استفادہ کیا۔

عالم ارواح میں دیگر انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے روحوں سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا کہ اگر وہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کو پائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کریں۔

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام مخلوقات حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ہی کے لیے پیدا کی گئی۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک عرش کے پایہ پر اور ہر ایک آسمان پر اور بہشت کے درختوں اور محلات پر اور حوزوں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا گیا ہے۔

کتب الہامیہ سابقہ تورات وانجیل وغیرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت درج ہے۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرن سے اور بہترین قبائل وخاندان سے ہیں یعنی برگزیدگان اور بہترین بہتران اور مہترین ومہتران ہیں۔

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد تک اور حضرت حوا سے لے کر حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ تک حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف سفاح (زنا) سے پاک وصاف رہا ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت بت اوندھے گر پڑے اور جنوں نے اشعار پڑھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناف بریدہ اور آلودگی سے پاک وصاف پیدا ہوئے۔

پیدائش کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے اور ہر دو انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیدائش کے وقت ایسا نور نکلا کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ملک شام کے محلات دیکھ لیے۔

فرشتے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہوارے کو ہلایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہوارے میں کلام کیا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند سے باتیں کیا کرتے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف انگشت مبارک سے اشارہ فرماتے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھک آتا۔

بعثت سے پہلے گرمی کے وقت اکثر بادل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کرتا تھا اور درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آجاتا تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک چار دفعہ شق کیا گیا۔یعنی حالت رضاعت میں،دس برس کی عمر شریف میں،غارِ حرا میں ابتدائے وحی کے وقت اور شب معراج میں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر پہلو کا ذکر کیا ہے۔جس میں حق جل وعلا کی کمال محبت وعنایت پائی جاتی ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک ''محمدؐ'' اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک (محمود) سے نکالا گیا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے قریباً ستر نام وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جب سے دنیا پیدا ہوئی کسی کا یہ نام نہ تھا۔تاکہ کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے کہ کتب سابقہ الہامیہ میں جو احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کا پروردگار بہشت کے طعام سے کھلاتا پلاتا تھا۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیچھے سے ایسا دیکھتے جیسا کہ سامنے سے دیکھتے اور رات کو اندھیرے میں ایسا دیکھتے جیسا کہ دن کے وقت اور روشنی میں دیکھتے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک کا لعاب آبِ شور کو میٹھا بنا دیتا اور شیر خوار بچوں کے لیے دودھ کا کام دیتا ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پتھر پر چلتے تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کا نشان ہو جاتا۔چنانچہ مقام ابراہیم میں اور سنگ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہنیوں کا نشان مشہور ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل شریف پاک وصاف اور خوشبودار تھی۔اس میں کسی قسم کی بوئے ناخوش نہ تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مبارک اتنی دور تک پہنچتی کہ کسی دوسرے کی نہیں پہنچتی چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے تو نوجوان لڑکیاں اپنی گھروں میں سن لیا کرتی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت سامعہ سب سے بڑھ کر تھی۔ یہاں تک کہ اکثر ازدحام ملائک کے سبب سے آسمان میں جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی سن لیتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ابھی سدرۃ المنتہٰی میں ہوتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بازوؤں کی آواز سن لیتے تھے اور جب وہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی کے لیے اترنے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی خوشبو سونگھ لیتے۔ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کی آواز بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن لیا کرتے۔

خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ مبارک سو جاتی، مگر دل مبارک بیدار رہتا۔ بعضے کہتے ہیں کہ دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کا بھی یہی حال تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی۔ دیگر انبیائے اکرام علیہم السلام بھی اس فضیلت میں مشترک ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسینہ مبارک کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد مائل بہ درازی تھے، مگر جب دوسروں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو سب سے بلند نظر آتے تاکہ باطن کی طرح ظاہر وصورت میں بھی کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا معلوم نہ ہوتا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہی نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن شریف پر مکھی نہ بیٹھتی اور کپڑوں میں جوں نہ پڑتی۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو فرشتے (بغرضِ حفاظت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہوتے۔ اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم میرے آگے چلو اور میری پیٹھ فرشتوں کے واسطے چھوڑ دو۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اور تمام فضلات پاک تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے براز کو زمین نگل جایا کرتی اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس گنجے کے سر پر اپنا دست شفا پھیرتے اسی وقت بال

اگ آتے اور جس درخت کو ہاتھ لگاتے وہ اسی سال پھل دیتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سر پر اپنا دست مبارک رکھتے اس جگہ کے بال سیاہ ہی رہا کرتے کبھی سفید نہ ہوتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت دولت خانے میں تبسم فرماتے' تو گھر روشن ہو جاتا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ جس راستے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرتے اس میں بوئے خوش رہتی جس سے پتہ چلتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔

جس چوپائے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوتے ہیں بول و براز نہ کرتا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار رہتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر کاہنوں کی خبریں منقطع ہوگئیں اور شہابِ ثاقب کے ساتھ آسمانوں کی حفاظت کر دی گئی اور شیاطین تمام آسمانوں سے روک دیے گئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرین وموکل (جن سے) اسلام لے آیا۔

شب معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے براق مع زین ولگام لایا گیا۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں جسد مبارک کے ساتھ حالت بیداری میں آسمانوں سے اوپر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار جل شانہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلام کیا۔ اسی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس میں دیگر انبیائے کرام اور فرشتوں کی نماز کی امامت کرائی۔

بعض غزوات میں فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر دشمنوں سے لڑے۔

ہم پر واجب ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں۔ پہلی امتوں پر واجب نہ تھا کہ اپنے پیغمبروں پر درود بھیجیں۔

قرآنِ کریم اور دیگر کتب الہامیہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پیغمبر پر درود وارد نہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب عطا فرمائی جو تحریف سے

محفوظ اور بلحاظ لفظ و معنی معجز ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **امی تھے لکھنا** پڑھنا نہ جانتے تھے اور نہ عالموں کی صحبت میں رہے تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (میں تو بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے) ان خزانوں میں سے جو کچھ کسی کو ملتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دست مبارک سے ملتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ باری تعالیٰ کے خلیفہ مطلق و نائب کل ہیں۔ باذنِ الٰہی عطا فرماتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں بقول عبدالستار خان نیازی:۔

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکارؐ کا کھاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع کَلِمْ عطا فرمائے ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام شریف میں فصاحت و بلاغت اور غوامض معانی اور بدائع حکم اور محاسن عبارات بلفظ موجز لطیف سب پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر شے کا علم دیا یہاں تک کہ روح اور ان امورِ خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا جو سورۂ لقمان کے آخیر میں مذکور ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے جہان (انس و جن و ملائک) کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

حضورِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رعب کا یہ حال تھا کہ دشمن خواہ ایک ماہ کی مسافت پر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر رعب سے فتح پاتے اور وہ مغلوب ہو جاتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے) دورانِ جنگ دشمن سے چھینا ہوا مال اسباب حلال کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی پر حلال نہ تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے) تمام روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی۔ پس جہاں نماز کا وقت آ جائے

اور پانی نہ ملے، چاہیے کہ تیمم کر کے وہیں نماز پڑھ لی جائے۔ دوسری امتوں کے لیے پانی کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ طہارت نہ تھی اور نماز بھی معین جگہ کے سوا اور جگہ جائز نہ تھی۔

چاند کا ٹکڑے ہونا، شجر و حجر کا سلام کرنا اور رسالت کی شہادت دینا، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ستون حنانہ کا رونا اور انگلیوں سے چشمے کی طرح پانی کا جاری ہونا یہ سب معجزات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا ہوئے۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت تمام انبیاء سابقین کی شریعتوں کی ناسخ ہے اور قیامت تک رہے گی۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اکنایہ سے خطاب دیا اور فرمایا بخلاف دیگر انبیاء کے کہ انھیں ان کے نام سے خطاب دیا گیا ہے۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم مبارک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ پاک میں اطاعت و معصیت، فرائض و احکام اور وعدہ وعید کا ذکر کرتے وقت اپنے پاک نام کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بلند کیا ہے چنانچہ اذان و خطبے اور تشہد میں اللہ عز و جل کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آپ کی امت پیش کی گئی اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں قیامت تک ہونے والے ہے وہ سب آپؐ پر پیش کیا گیا بلکہ باقی امتیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پیش کی گئیں جیسا کہ حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام چیزوں کے نام بتا دیے گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور محبت و خلت اور کلام ورویت کے جامع ہیں۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو ان کے مانگنے کے بعد عطا فرمایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بن مانگے عنایت فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر قسم کھائی ہے، چنانچہ

قرآن کریم میں وارد ہے یٰس قسم ہے قرآن حکیم کی تحقیق تو البتہ پیغمبروں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کی قسم کھائی ہے۔

یعنی تیری زندگی کی قسم! اور (قوم لوط) البتہ اپنی مستی میں سرگرداں ہیں۔ (حجر۔ ع ۵)

اللہ تعالیٰ نے کسی اور پیغمبر کی زندگی کی قسم نہیں کھائی۔

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی حالانکہ تو اترنے والا ہے اس شہر میں۔ (سورۂ بلد)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب وحی ہے۔

حضورِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئے۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین اولادِ آدمؑ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ (بالفرض والتقدیر) معاف کیے گئے ہیں۔ یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی قسم کا گناہ (ترکِ اولیٰ جسے بلحاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب جلیل کے گناہ سے تعبیر کیا جاوے) کا صدور تصور کیا جائے' تو اس کی معافی کی بشارت خدا نے دے دی ہے حالانکہ ایسا تصور میں نہیں آ سکتا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی کوئی گناہ (خواہ ترک اولیٰ ہی ہو) صادر نہیں ہوا۔ کسی دوسرے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے حیاتِ دنیوی میں ایسی مغفرت کی بشارت نہیں دی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الخلق ہیں۔ اسی لیے دیگر انبیاو مرسلین اور ملائک سے افضل ہیں۔

اجتہاد (برتقدیر تسلیم وقوع) میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا جائز نہیں۔

قبر میں میت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت سوال ہوتا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ سے نکاح حرام کیا گیا۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے اشخاص واجسام کا اظہار خواہ چادروں میں پوشیدہ ہوں (باستثنائے ضرورت) جائز نہ تھا۔ اسی طرح ان پر شہادت وغیرہ

کے لیے منہ ہاتھ کا دکھانا حرام تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کہلاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوںؓ پر تزوج حرام تھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی صاحبزادی کسی مرد کے نکاح میں ہو تو اس مرد پر حرام تھا کہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرے۔

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔

شیطان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت شریف کی طرح نہیں بن سکتا۔ اس بات پر تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ جس صورت سے کسی نے آپؐ کو خواب میں دیکھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف محمد پر نام رکھنا مبارک اور دنیا اور آخرت میں نافع ہے۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ کسی انگوٹھی پر محمد رسولؐ اللہ نقش کرائے جیسا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی پر تھا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف کے پڑھنے کے لیے غسل و وضو کرنا اور خوشبو ملنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ حدیث شریف کے پڑھنے میں آواز دھیمی کی جائے جیسا کہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات شریف میں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام کرتے حکم الٰہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مروی و ماثور عزت و رفعت میں مثل اس کلام کے ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا جاتا تھا۔ لہٰذا کلام ماثور کی قرأت کے وقت بھی وہی ادب ملحوظ رکھنا چاہیے اور یہ بھی مستحب ہے کہ حدیث شریف اونچی جگہ پر پڑھی جائے اور پڑھتے وقت کسی کی تعظیم کے لیے خواہ کیسا ہی عالی شان ہو کھڑے نہ ہوں کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث شریف کے قاریوں کے چہرے تازہ و شاداں رہیں گے۔

جس شخص نے بحالت ایمان ایک لمحہ یا ایک نظر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لیا اسے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہو گیا۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عادل ہیں۔ لہٰذا شہادت و روایت میں ان میں سے کسی کی عدالت سے بحث مستحسن نہیں۔

نمازی تشہد میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یوں خطاب کرتا ہے السلام علیک ایھا النبی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام اے نبیؐ!) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کسی اور مخلوق کو اس طرح خطاب نہیں کرتا۔ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انہی الفاظ سے خطاب کیا تھا۔

جس مومن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکاریں۔ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جواب دینا واجب ہے خواہ وہ نماز میں ہو۔ حضرت ابو سعیدؓ بن معلیٰ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پکارا۔ میں نہ آیا۔ نماز سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا:..........خدا اور رسول کا پکارنا۔ جب وہ پکارے تمھیں اس چیز کے لیے جو تم کو زندہ کرے۔" (انفال ع ۳)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غیر پر ہے۔ (حدیث صحیحین میں آیا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ آگ سے اپنا ٹھکانا بنا لے۔" ایسے شخص کی روایت خواہ وہ توبہ کرے ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ بعضوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمداً جھوٹ باندھنا کفر ہے مگر حق یہ ہے کہ سخت گناہ عظیم و کبیرہ ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے حجروں کے باہر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکارنا حرام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "البتہ وہ لوگ جو پکارتے ہیں تجھ کو حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تو ان کی طرف نکلتا تو یہ البتہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(حجرات ع ۱)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بلند آواز سے کلام کرنا حرام ہے، جیسا کہ قرآنِ مجید میں مذکور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معصوم ہیں، گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے عمداً اور سہواً قبل نبوت اور بعد نبوت۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جنون جائز نہیں اور نہ لمبی بے ہوشی جائز ہے کیونکہ یہ منجملہ نقائص ہیں۔

جو شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سَبّ و شتم کرے یا کسی وجہ سے صراحتاً یا کنایۃً آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تنقیص شان کرے، اس کا قتل کرنا بالاتفاق جائز ہے۔

اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بذات شریف جہاد کے لیے نکلیں تو ہر مسلمان پر واجب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نکلے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس شخص کے لیے جس حکم کی تخصیص چاہتے کر دیتے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خزیمہؓ انصاری کے لیے یہ تخصیص فرمائی کہ ان کی گواہی دو گواہوں کا درجہ رکھتی ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت اسمؓا بنت عمیس کو رخصت دی کہ وہ اپنے خاوند حضرت جعفرؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر تین دن سوگواری کرے۔ بعدازاں جو چاہے کرے اور حضرت ابو بردہؓ بن نیار کو اجازت دے دی کہ تمھارے واسطے قربانی میں ایک سال سے کم کا بزغالہ کافی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک فقیر سے ایک عورت کا نکاح کر دیا اور اس کا مہر یہ مقرر فرمایا کہ فقیر کو جتنا قرآن پاک یاد تھا وہ اس عورت کو پڑھائے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بخار اس شدت سے چڑھتا تھا جیسا کہ دو آدمیوں کو چڑھتا ہے تاکہ ثواب بھی دو چند ملے۔

مرض موت میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عیادت کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام تین دن حاضر خدمت ہوتے رہے۔

جب ملک الموت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اذن طلب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے اس نے کسی نبی سے اِذن طلب نہیں کیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے شریف کی نماز مسلمانوں نے گروہا گروہ الگ الگ بغیر امامت کے پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام شقران نے جسد مبارک کے نیچے لحد میں قطیفہ بخرانیہ بچھادی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھا کرتے تھے۔ نماز بے جماعت اور قطیفہ کا بچھانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مقدس کو مٹی نہیں کھاتی تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطورِ میراث کچھ نہیں چھوڑا جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا وہ صدقہ و وقف تھا اور اس کا مصرف وہی تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ شریف میں تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''ہم (انبیاء) کسی کو وارث نہیں بناتے۔ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ و وقف ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرقد شریف میں حیاتِ حقیقیہ کے ساتھ زندہ ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرقد منور پر ایک فرشتہ موکل ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے درود آپ کو پہنچاتا ہے۔ وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس وقت فلاں بن فلاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ حاکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتے ہیں جو زمین میں گشت کرتے ہیں۔ وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر روز صبح اور شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ نیک اعمال پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں اور برے اعمال کے لیے بخشش طلب فرماتے ہیں۔ (حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت سعیدؓ بن مسیب سے روایت کی کہ کوئی روز ایسا نہیں کہ صبح و شام امت کے اعمال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش نہ کیے جاتے ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیشانیوں سے اور ان کے اعمال کو پہچانتے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے قبر مبارک سے نکلیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حشر اس حالت میں ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے ہمرکاب ہوں گے۔ (حضرت کعبؓ ابار کی روایت میں ہے کہ ہر صبح کو ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے بازو ہلاتے ہیں (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں) اسی طرح شام کے وقت وہ آسمان پر چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر شریف سے نکلیں گے تو ستر ہزار فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔

مسجد نبویؐ میں آپ ء کے منبر شریف اور قبر مبارک کے مابین جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے ریاض الجنتہ کہتے ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن مقام محمود عطا ہوگا۔ (جس سے مراد بقول مشہور مقام شفاعت ہے)

قیامت کے دن اہل موقف طول وقوف۔ کے سبب سے گھبرا جائیں گے اور بغرض شفاعت دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس یکے بعد دیگرے جائیں گے اور آخر کار حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل موقف میں فصل قضا کے لیے شفاعت عظمی عطا ہوگی اور ایک جماعت کے حق میں بغیر حساب جنت میں داخل کیا جانے کے لیے اور دوسری جماعت کے رفع درجات کے لیے شفاعت کی اجازت ہو جائے گی۔

روزِ قیامت حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ستر ہزار بہشت میں بے حساب داخل ہوں گے اور ستر ہزار کے ساتھ اور بہت سے (ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار) بہشت میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کے لیے اور کئی قسم کی شفاعت کی اجازت حاصل ہوگی۔

حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا ہوگا۔

قیامت کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پہلے سب پیغمبروں کی امتوں سے زیادہ ہوگی۔ کل اہل بہشت کی دو تہائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی امت ہوگی۔

قیامت کے دن ہر ایک نسب وسبب منقطع ہوگا (یعنی سود مند نہ ہوگا) مگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب وسبب منقطع نہ ہوگا۔ اسی واسطے حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے ام کلثوم بنت فاطمہ زہرا سے نکاح کیا تھا۔

قیامت کے دن لوائے حمد حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے سوا اور اس جھنڈے تلے ہوں گے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (امت سمیت) سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ خازن جنت پوچھے گا کہ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں۔ وہ عرض کرے گا کہ میں اٹھ کر کھولتا ہوں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی کے لیے نہیں اٹھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اٹھوں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔

جنت میں حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ان کی تمام اولاد میں سے سوائے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کے نام پر نہ ہوگی چنانچہ ان کو ابو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جائے گا۔

جنت میں سوائے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (قرآنِ کریم) کے کوئی اور کتاب نہ پڑھی جائے گی اور سوائے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے کسی اور زبان میں کوئی تکلم نہ کرے گا۔